

فضائی استقبال اور آخر زمانہ

The Rapture and End Times

جب یسوع زمین پر تھا تو اس نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ وہ ان سے جدا ہو جائے گا اور پھر ایک دن انہیں لینے کے لیے آیا گا۔ جب وہ واپس آئے گا تو انہیں اپنے ساتھ آسمان پر لے جائے گا (عہد جدید کے میں اسے کلیسا یا کا ”اٹھایا جانا“ کہتے ہیں)۔ مثال کے طور پر اپنے کپڑا وائے جانے سے پہلے اس نے اپنے گیارہ و فادار شاگردوں سے کہا: ”تمہارا دل نہ گھبراۓ تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو۔ میرے باپ کے گھر میں بہت سے مکان ہیں۔ اگر نہ ہوتے تو میں تم سے کہہ دیتا کیونکہ میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو پھر آ کر تمہیں اپنے ساتھ لے لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم ہوں تم بھی ہو۔“ (یوحنا ۱: ۳-۱۳)

یسوع کے الفاظ سے واضح ہوتا ہے کہ وہ گیارہ شاگردوں کی حیات میں لوٹے گا۔ درحقیقت وہ یسوع کو سننے کے بعد توقع کرتے تھے کہ وہ جیتے جی دوبارہ لوٹے گا۔ یسوع نے دوبارہ انہیں باور کرایا کہ وہ اس کی آمد کے لیے تیار ہیں۔ دوبارہ پھر یہ نقطہ سامنے آتا ہے کہ وہ اسکے جیتے جی واپس آئے گا (لکھنے متی ۲۲: ۲۲-۲۳)

خطوط میں یسوع کی عقربیب آمد

Jesus Imminent Return in the Epistles

نئے عہد نامہ کے خطوط کے مصنفوں نے اس یقین کی تصدیق کی ہے کہ شاید یسوع پہلی صدی کے ایمانداروں کی زندگی میں واپس لوٹ آئے گا۔ مثال کے طور پر یعقوب لکھتا ہے:

”پس اے بھائیو! خداوند کی آمد تک صبر کرو۔ و کھوکسان زمین کی قیمتی پیداوار کے انتظار میں پہلے اور پچھلے یہ نہ کہ برستے تک صبر کرتا رہتا ہے۔ تم بھی صبر کرو اور اپنے دلوں کو مضبوط رکھو کیونکہ خداوند کی آمد مقرر ہے۔“ (یعقوب ۵: ۷-۸)

جو واقعہ اس دور کے ایمانداروں کی زندگی میں رونما نہیں ہوا ساتھا اس کے لیے صبر کرنے کو یعقوب کیوں نجحت کر رہا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ یسوع کی آمد نزدیک ہے۔ یعقوب نے اس وقت یہ خط لکھا تھا جب ایمانداروں پر ظلم ہو رہے تھے۔

(یعقوب ۱: ۲) اس وقت ایماندار اپنے خداوند کی راہ دیکھ رہے تھے۔ اسی طرح سے پولس رسول کا یقین تھا کہ یسوع اس کی او را س کے ہم عصر لوگوں کی زندگی میں ہی واپس لوٹ آئے گا: ”اے بھائیو! ہم نہیں چاہتے کہ جو سوتے ہیں ان کی بابت تم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو ناما میدیں ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یہ یقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی اٹھا تو اسی طرح خدا ان کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلے سے اسی کے ساتھ لے آئے گا۔ چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے

کہ خلقت کے شروع سے تھا۔ وہ تو جان بوجھ کر یہ بھول گئے کہ خدا کے کلام کے ذریعے سے آسمان قدیم سے موجود ہے اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے۔ ان ہی کے ذریعے سے اس زمانہ کی دنیا ڈوب کر ہلاک ہوئی۔ مگر اس وقت کے آسمان اور زمین اسی کلام کے ذریعے سے اس لیے رکھے ہیں کہ جلانے جائیں اور وہبے دین آدمیوں کی ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے۔

اے عزیزو! یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے۔ خداوند اپنے وعدے میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے تحلیل کرتا ہے اس لیے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔ لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔ اس دن آسمان بڑے شور غل کے ساتھ برپا ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پھیل جائیں گے اور زمین اور اس کے پر کے کام جل جائیں گے، (۲۔ پطرس: ۳-۱۰)

پطرس کو یقین تھا کہ محبت اور ترس کی وجہ سے یسوع تاخیر کریگا۔ وہ لوگوں کو توبہ کے لیے اور موقع دینا چاہتا ہے۔ اس نے اس بات کی بھی تصدیق کی ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یسوع ضرور لوٹے گا۔ جب بھی وہ آئے گا وہ بڑے شور غل کے ساتھ آئے گا۔

بانبل واضح کرتی ہے کہ مجھ کی آمد سالوں پر محیط ہے۔ نامعلوم وقت تک دنیا کے گھنگاروں پر مشکلات اور آزمائشیں آئیں گی۔ اس صورت حال کے بارے میں مکاشفہ کی کتاب بیان کرتی ہے۔ ہم اس کے متعلق بھی پڑھیں گے، بانبل بیان کرتی ہے کہ سات سال مصیبت کے ہوئے گے۔ کوئی شبہ نہیں کہ ان سات سالوں میں یا اس کے قریب کلیسیاء اٹھائی جائیگی۔

کلیسیاء کب اٹھائی جائیگی

When Exactly Does the Rapture Occur?

کلیسیاء کا اٹھایا جانا بہت سے مسیحیوں تلقیم کر دیتا ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ کلیسیاء مصیبت کے سات سالوں سے پیشتر اٹھائی جائیگی اس لیے یہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ میں مصیبت کے سات سالوں کے درمیان ہو گا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ مصیبت کے سات سالوں کے درمیان سے لیکر آخر تک کے مرحلے میں کلیسیاء اٹھائی جائیگی۔ بعض کہتے ہیں کہ مصیبت کے سات سالہ دور کے بعد جب یسوع تھر کے ساتھ آئے گا تو پھر کلیسیاء اٹھائی جائے گی۔

یہ ایسا معاملہ نہیں کہ جس پر ہم تلقیم ہو جائیں، چاروں نقطے نظر رکھنے والے اس بات پر متفق ہیں کہ کلیسیاء اٹھائی جائیگی۔ چاہے وہ مصیبت کے دور کا درمیانی حصہ ہو یا پہلا۔ سال ہا سال سے یہ حقیقت قائم ہے کہ کلیسیاء اٹھائی جائے گی۔ ہمیں اپنے آپ کو اس موضوع پر تلقیم نہیں کرنا بلکہ بہتر ہے کہ ہم یسوع کے وعدہ پر خوش و خرم ہوں۔ ہمارا کیا یقین ہے اس سے انہوںی مل نہیں سکتی۔

پہنچانتے اور ہمارے خداوند یسوع کی خوشخبری کو نہیں مانتے ان سے بدلے لے گا۔ وہ خداوند کے چہرہ اور اس کی قدرت کے جلال سے دور ہو کر ابتدی بلاکت کی سزا پائیں گے۔ یہ اس دن ہو گا جبکہ وہ اپنے مقدسوں میں جلال پانے اور سب ایمان لانے والوں کے سب سے تجھ کا باعث ہونے کے لیے آیا گا کیونکہ تم ہماری گواہی پر ایمان لائے۔

(تحسلینیوں ۱:۲۰)

پولوس بیان کرتا ہے کہ جب یسوع مجھ آئے گا تو وہ مصیبت اٹھانے والے تحسلینیوں کو آرام دیگا (تحسلینیوں ۳:۵)۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے ساتھ آئے گا اور انہیں مصیبت دیکا جنہوں نے اس کے مقدسین کو مصیبت دی اور انہیں جو اسے نہیں پہچانتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کلیسیاء مصیبت کے دور سے پہلے اٹھائی جائیگی جسے یسوع کی پوشیدہ آمد ثانی کہتے ہیں جس میں کلیسیاء خاموشی سے اٹھائی جائے گی۔ نہیں، یہ بالکل اس طرح سے ہے جیسا یسوع نے فرمایا (متی ۳۰:۲۲-۳۱)۔ اس کی آمد مصیبت کے دور کے قریب یا آخر پر ہوگی۔ جب وہ ایمانداروں کو لے لیگا اور بے ایمانوں پر اپنا غضب نازل کریگا۔

خداوند کا دن

The Day of the Lord

اسی خط میں پولوس لکھتا ہے:

”اے بھائیوں! ہم اپنے خداوند یسوع مجھ کے آنے اور اس کے پاس اپنے جمع ہونے کی بابت تم سے درخواست کرتے ہیں، کسی روح یا کلام یا خط سے جو گویا ہماری طرف سے ہو سمجھ کر کہ خداوند کا دن آپنچا ہے تمہاری عقل دفعۃ پریشان نہ ہو جائے اور نہ تم گھبراو۔“

اول تو پولوس کا عنوان مجھ کی آمد ثانی اور کلیسیاء کا اٹھایا جانا ہے۔ اس نے ہمارے ”جمع ہونے“ کے بارے میں لکھا ہے، جیسا کہ یسوع نے کہا (متی ۲۲:۳۱)۔ جب فرشتے سب کو اٹھا کریں گے۔ وہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کو اٹھا کریں گے۔

دوسرم، پولوس نے اس موقعہ کو خداوند کا دن کہا ہے، جیسا کہ اس نے (تحسلینیوں ۲:۵ اور ۱۳:۲) میں کہا۔ یہ اور بھی واضح ہے:

”کسی طرح سے کسی کے فریب میں نہ آتا کیونکہ وہ دن نہیں آئے گا جب تک کہ پہلے برگشٹگی نہ ہو اور وہ گناہ کا شخص یعنی بلاکت کا فرزند ظاہر نہ ہو۔ جو مخالفت کرتا ہے اور ہر ایک سے جو خدا یا معمود کہلاتا ہے اپنے آپ کو بڑا ظہرا تا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے مقدس میں بیٹھ کر اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے۔“ (تحسلینیوں ۲:۳)

تحسلینیوں کی کلیسیاء یسوع کی آمد کے بارے میں گراہ ہو گئی تھی اور پولوس کے مطابق یسوع کی آمد ثانی اور کلیسیاء کا اٹھایا جانا

ہے۔ مصیبت کا دور، بزرگ یہ دل کی گمراہی، جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اُنھیں گے، مختلف مسیح کا خدا ہونے کا اعلان اور اس سے بھی قریب وقت جب سورج اور چاند تاریک ہو جائیں گے اور ستارے گریں گے۔ لیکن اس دن اور اس گھنٹی کی بابت کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے نہ پینا مگر صرف باپ۔

اکثر یہ حوالہ اسکی صحیح تشریع سے ہے کہ پہلی کیا جاتا ہے۔ یہ عموماً اس بات کی تائید میں کہا جاتا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ کب یہ یہ یہ مسیح کی آمد نافی ہو گی کیونکہ وہ کسی بھی وقت کلیسیا کو لینے آسکتا ہے۔ لیکن اس کی اصل تشریع کے مطابق یہ یہ مطلب نہیں تھا۔ یہ یہ نے اپنے شاگردوں کو اپنے آنے سے پیشتر بہت سے نشانات بتائے تھے تاکہ وہ اس کی آمد کے لیے تیار ہوں۔ اب وہ انہیں کہہ رہا ہے کہ صحیح دن اور وقت۔ ان پر نہیں ظاہر کیا جائے گا۔ یہ یہ اس عبارت میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ سات سالہ دور سے پیشتر آئے گا جب کلیسیاء پوشیدگی سے اٹھا جائے گی، لیکن اس کی آمد مصیبت کے دور کے قریب یا آخر پر ہو گی۔ لیکن عبارت کے تحت یہنا قابل بحث ہے۔

اس کی آمد کمل تعجب ہے

His Return--A Complete Surprise?

المصیبت کے دور کے قریب یا آخر پر کلیسیاء کے اٹھائے جانے کے نظریے کے برخلاف اکثر بحث کی جاتی ہے کہ اس کی آمد ثانی اچانک ہو گی جیسا کہ یہ یہ خود کہا تھا۔ کیونکہ یہ آمد مصیبت کے دور کی شاندی ہو گی۔ وہ کہتے ہیں کہ مصیبت کے دور سے پہلے آمد نافی ہونا ضروری ہے ورنہ ایمانداروں کو تیار ہونے اور بیدار رہنے کی کیا ضرورت ہے، جیسا کہ باہنس بیان کرتی ہے سات سال بعد یا اس سے زیادہ عرصے کے بعد مسیح کی آمد ہو گی۔

اس اعتراض کے بارے میں ”زیتون پر ظہور“ کی وضاحت میں یہ یہ نے اپنے شاگردوں کو یقین دلایا کہ اس کے شاگرد اسکی آمد نافی کے لیے تیار ہیں چاہے وہ مصیبت کے دور کے قریب ہو یا آخر پر، اس نے انہیں کچھ نشانات بتائے جو کہ اس کی آمد سے پیشتر ہوں گے۔ کیوں یہ یہ بارہ انہیں تیار اور بیدار رہنے کی فصیحت کر رہا تھا جبکہ وہ جانتا تھا کہ اس وقت سے لیکر ان باقتوں کے رونما ہونے تک کے بیچ بہت لمبا عرصہ ہے؟ کیونکہ یہ یہ چاہتا ہے کہ مسیح اس بات سے واقف ہونے کے باوجود بھی ہر وقت بیدار اور تیار ہیں۔ ان رسولوں نے جنہوں نے اپنے خلوط میں ایمانداروں کو بیدار اور تیار رہنے کا کہا ہے وہ یہ یہ کے مشابہ باتیں کہہ رہے تھے۔

مزید وہ ایماندار جو کہ یہ کہتے ہیں کہ اتنی فحیتوں کا یہی مطلب ہے کہ آمد نافی ایذ ارسانی سے پہلے ہو گی، لیکن ہر وقت تیار رہنا بھی ایک مسئلہ ہے، اسکے مطابق ایذ ارسانی کے دور سے پہلے مسیح کی آمد نافی ہو گی۔ اس لیے یہ یہ کی پہلی آمد اچانک نہ ہو گی۔ یہ ایذ ارسانی کے سات سالہ دور کے اختتام سے پہلے ہو گی۔ اس لیے سات سالہ ایذ ارسانی کے دور سے پہلے کے

مطابق ان کی عدالت ہو) (مکاشفہ ۲۰:۵، ۱۱:۱۵)۔ پھر سمندروں نے اور عالم ارواح نے اپنے مردوں کو بڑے سفید تخت کے سامنے پیش کر دیا تاکہ ان کی عدالت ہو۔ پھر عالم ارواح اور موت کو آگ کی جھیل میں ڈال دیا جائے گا۔ (مکاشفہ ۲۰:۱۳)

ابدی ریاست کے لیے یہ آسمان اور زمین ختم ہو جائیں گے۔ تاکہ یسوع کا کلام پورا ہو کہ ”آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی“۔ (متی ۲۲:۳۵)

پھر خدا نیا آسمان اور زمین بنانے گا جیسا کہ پطرس اپنے دوسرے خط میں لکھتا ہے:

”لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔ اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ بر باد ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پھل جائیں گے اور زمین اور اس پر کے کام جل جائیں گے۔ جب یہ سب چیزیں اس طرح پکھنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہیے۔ اور اس خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ منتظر اور مشتاق رہنا چاہیے۔ جس کے باعث آسمان آگ سے پھل جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے۔ لیکن اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بھی رہیں گے۔“

(۲۔ پطرس ۱۸:۲۷ اور یسوعیہ ۲۵:۱۸-۲۰)

آخر کار نیا یہ وہیم آسمان سے یخچ اترے گا (مکاشفہ ۲۱:۲۱) ہمارے دماغ اس دلکش شہر کے بارے میں حقائق کو تسلیم نہ کریں گے جس کا رقبہ امریکہ کے رقبے کا ایک چوتھائی ہے (مکاشفہ ۲۱:۲۱) اس کا زوال بھی نہ ہوگا۔ پھر ہم کامل معاشرے میں خدا کی بادشاہی میں یسوع مسیح کو جلال دیں گے۔